

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مولانا عقیقہ ساتویں دن دینا سنت ہے اور جس مسلمان کو طاقت نہیں، کیا جب اس کو طاقت ہو اُس وقت دے سکتا ہے اور وہ عقیقہ ہو جائے گا۔

(نمبر ۲۔ اور کیا بندہ عقیقہ گائے دے سکتا ہے اور عقیقہ گائے کا ہو جائے گا کہ نہیں اور... نمبر ۳۔ عقیقہ فرض ہے کہ سنت ہے مولانا تفصیل سے جواب دیں۔ (قاری محمد یعقوب گجر

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

الف) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: ((الغلامُ مُزْتَهِنٌ بِعَقِيْقَتِهِ يَذِيْحُ عَنْهُ نَوْمُ السَّابِعِ وَالْأُسْتِمْسِ وَتُحْلَنُ)) [2] ”بچہ اپنے عقیقہ کی وجہ سے گروی رہتا ہے اس کی طرف سے ساتویں دن ذبح کیا جائے اور اس کا نام رکھا جائے اور اس کے سر کے بال موڈے جائیں۔“ [اس حدیث سے ثابت ہو رہا ہے ساتویں دن کے بعد بھی عقیقہ ہی ہو گا کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ”مترتن“ گروی رکھا ہوا کے لفظ استعمال فرمائے تو جو حال وقت مقررہ پر قرض نہ ادا کرنے کی صورت میں بعد میں قرض ادا کر کے گروی رکھی ہوئی چیز واپس لینے کا ہے وہی حال ساتویں دن کے بعد عقیقہ کرنے کا ہے۔ تو عقیقہ ساتویں دن کرنا فرض ہے، ساتویں دن طاقت نہ ہونے کی صورت میں بعد ازاں بوقت طاقت عقیقہ کر لے تو عقیقہ ہی ہو گا۔

ب۔ گائے اور اونٹ کا عقیقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں جو روایت اس سلسلہ میں پیش کی جاتی ہے وہ کمزور ہے۔ رہا عقیقہ کو قربانی پر قیاس کرنا تو یہ قیاس نص کے مقابلہ میں ہے اور معلوم ہے کہ نص کے [”ہوتے ہوئے نص کے مقابلہ میں قیاس درست نہیں ہوتا نص مندرجہ ذیل ہے: ((عَنْ الْغُلَامِ شَتَّانٍ، وَعَنْ الْجَارِيَةِ شَاةٍ)) 3 (رواہ النسائی)] ”لڑکے کے عقیقہ میں دو بکریاں اور لڑکی کے عقیقہ میں ایک۔“

ج۔ عقیقہ فرض ہے ایک دلیل تو پہلے گزر چکی ہے: ((الغلامُ مُزْتَهِنٌ بِعَقِيْقَتِهِ)) دوسری دلیل صحیح بخاری

الوداؤد کتاب الضحایا باب فی العقیقہ۔ نسائی کتاب العقیقہ باب متی یعن۔ ابن ماجہ کتاب الذبائح باب العقیقہ۔ ترمذی البواب الاضاحی۔ باب ۲۰۔ 2

الوداؤد کتاب الضحایا باب العقیقہ۔ نسائی کتاب العقیقہ۔ کم یعن عن الجاریہ۔ ابن ماجہ کتاب الذبائح باب العقیقہ۔ ترمذی البواب الاضاحی باب فی العقیقہ۔ 3

میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: ((مَعَ الْغُلَامِ عَقِيْقَتُهُ، فَأَحْرَقُوا عَنْهُ دَنَا، وَأَمِيْنُطُوا عَنْهُ الْأَذَى)) [1] ”بچے کے ساتھ عقیقہ ہے تم اس کی طرف سے خون بہاؤ اور اس سے تکلیف دہ چیزوں کو دور کرو۔“ [اور تیسری دلیل نمبر ۲ میں بیان شدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول: ((عَنْ الْغُلَامِ شَتَّانٍ)) ان دلائل کو جو بے ندب کی طرف پھیرنے والا کوئی قرینہ صارفہ موجود نہیں۔ عمرو بن شعیب عن ابيہ عن جدہ کی حدیث میں لفظ ”فأحرب“ ان میں سے ”آن یضک عنہ“ قرینہ صارفہ نہیں کیونکہ فرض بھی محبوب بلکہ احب ہوتا ہے۔ واللہ اعلم ۸ ۹ ۱۳۲۳ھ

بخاری کتاب العقیقہ باب اماطہ الاذی عن الصبی۔ ترمذی البواب الاضاحی باب فی العقیقہ۔ 1

## قرآن و حدیث کی روشنی میں احکام و مسائل

جلد 02 ص 659

محدث فتویٰ

